صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

روزنامہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 16 جولائی 2016ء 11 شوال 1437 ہجری 16 وفا 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 160

خدا کو اختیار کیا

حضرت ابو معلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا تو فرمایا:

ایک شخص کو اس کے رب نے اختیار دیا کہ یا تو جتنا چاہے دنیا میں رہے اور دنیا میں جو جی چاہے کھائے۔ یا پھر اپنے رب کی ملاقات کو چُن لے۔ تو اس نے اپنے رب سے ملنے کو پسند کرلیا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر الصدیق)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

کسی مومن کو کسی جماعت مومنین کو یا نظام کے اندر رہ کر مجالس خدام الاحمدیہ یا جماعت ہائے احمدیہ کو ایک مقام ایسا بھی حاصل ہوتا ہے جس پر پہنچ کر اس فردِ مجلس یا جماعت کی زندگی کا ہر فعل خدا تعالیٰ کے لئے بن جاتا ہے اس لئے یہ تصور بھی بالکل درست ہے کہ عبادت کی نسبت خدا تعالیٰ کو اعمال زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔ ویسے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر عبادت عمل ہے اور ہر شکل کے عمل عبادت کا ہی پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن عبادات یا اعمال کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ کو حقوق اللہ اور ایک حصہ کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ جب ہم حقوق اللہ کو ادا کر رہے ہوتے ہیں تو ان میں ایک حصہ حقوق العباد کا بھی شامل ہوتا ہے۔ مثلاً نماز ہے ہم (بیت) میں جاتے ہیں اور نماز با جماعت ادا کرتے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو ہم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ ہم اس کے مطیع اور فرمانبردار بندے بنتے ہوئے اس کی حمد کریں۔ اس کی بلندی اور عظمت کا اظہار کریں۔ تضرع اور عاجزی سے اس کے سامنے جھکیں۔ غرض نماز ادا کرنا خالصتاً اللہ تعالیٰ کا حق ہے لیکن اس نماز کی ادائیگی میں بھی ہم حقوق العباد ادا کر رہے ہوتے ہیں مثلاً نماز میں ہم اپنے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے مجلس اور جماعت کے لئے یا تمام بنی نوع انسان کے لئے دعا کرتے ہیں اور یہ دعا والا حصہ حقوق اللہ میں شامل نہیں کیونکہ اس حصہ میں ہم صرف اس کی حمد نہیں کر رہے ہوتے بلکہ حمد کے قیام کے لئے سامان کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم یہ سامان کر رہے ہوتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ آدمی اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرتے ہوئے اس کی حمد میں مشغول ہو سکیں۔ یہ حصہ حقوق العباد میں شامل ہے کیونکہ گو ہم نماز میں خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اور اسی سے مانگتے ہیں لیکن مانگتے بنی نوع انسان کے لئے ہیں۔ پس حقوق اللہ میں حقوق العباد کا ایک حصہ بھی شامل ہوتا ہے۔ پھر جن اعمال کو ہم حقوق العباد کے نام سے موسوم کرتے ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ کا حق آ جاتا ہے۔ کیونکہ ہر عمل کی بنیاد (اگر وہ عمل صالح ہے تو) اللہ تعالیٰ کے حق پر ہے کیونکہ کوئی عمل چاہے وہ کیسا ہی ہو وہ کیا ہی اس لئے جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو وہ خدا تعالیٰ کی خاطر بجالایا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر بجالایا جانے والا حصہ جو ہے وہ بہرحال خدا تعالیٰ کا حق ہے جسے ہم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ گو ہم بظاہر وہ عمل اپنے لئے یا دوسرے بنی نوع انسان کے لئے کر رہے ہوتے ہیں لیکن چونکہ ہر عمل کی بنیاد خدا تعالیٰ کی رضا پر ہے اس لئے ہم اس کو بجالانے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے حق کو بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے خاندان پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے اب دنیا میں ہر کمانے والا شخص (الا ماشاء اللہ کہ بعض لوگ غلط کام کرنے والے بھی ہوتے ہیں وہ مستثنٰی ہیں) اپنے خاندان کا خیال رکھتا ہے کوئی دہریہ ہو عیسائی ہو ہندو ہو بدھ مذہب کا ہو مشرک ہو یا مسلمان ہو ہر شخص کماتا ہے اور اپنے خاندان پر خرچ کرتا ہے لیکن اگر ایک (-) کماتا ہے اور اپنے خاندان پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس نیت سے ایسا کر رہا ہوتا ہے کہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے وہ اپنی کمائی اپنے بیوی بچوں پر اس لئے خرچ کر رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ایسا کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو تم نے صحیح طور پر نبھانا ہے۔ اب دیکھو یہ دنیا کا کام ہے اس میں بندوں کے حق کی ادائیگی نمایاں نظر آتی ہے لیکن اس کی روح اللہ تعالیٰ کا حق ہی ہے۔

(الفضل 23 جون 1966)

محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ

وفات پاگئیں

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ مورخہ 13 جولائی 2016ء کو شام تقریباً 6 بجے بقضاء الٰہی بعمر 95 سال وفات پاگئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کی نواسی، حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی دختر نیک اختر، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بہو اور محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ مرحومہ ایک عرصہ سے صاحب فراش تھیں۔

ان کی نماز جنازہ مورخہ 14 جولائی 2016ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ 21 جون 1921ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا۔ میٹرک تک تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ حضرت اماں جان نے انہیں اپنی بیٹی بنایا ہوا تھا۔ آپ کی شادی 28 مارچ 1942ء کو ہوئی۔ آپ کے خاوند محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب چونکہ ملازمت کے سلسلہ میں دہلی میں مقیم تھے اس لئے شادی کے بعد آپ اپنے میاں کے ساتھ دہلی میں رہیں۔ پارٹیشن کے بعد پاکستان میں لمبا عرصہ لاہور اور پھر جہلم میں آپ کا قیام ہوا۔ جہاں آپ کے خاوند نے چپ بورڈ فیکٹری لگائی۔ 1974ء میں فسادات کے دوران جماعت احمدیہ جہلم کے افراد فیکٹری میں شفٹ ہوئے تو محترمہ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے مہمانوں کی خوب خدمت کی توفیق ملی۔ آپ لمبا عرصہ بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ چپ بورڈ خدمات بجالاتی رہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب

ہمیشہ مسکراتے رہو

مسکراہٹ۔ اعصابی تناؤ میں کمی اور خوشگوار زندگی کی ضامن ہوتی ہے

چند روز قبل میں نے اپنے ساتھی سے ایک سوال پوچھا کہ ہم کس طرح مسکراہٹ کو اپنا شعار بنا سکتے ہیں؟ اس نے جواب دیا:

''ناممکن۔ معاشی تنگی، بجلی کی عدم موجودگی، وسائل کی قلت، مختصر تنخواہ اور گرم تپتے سورج وغیرہ وغیرہ میں ایسا قطعی طور پر ناممکن ہے۔'' میرے ساتھی کے اس جواب پر غیر فطرتی طور پر ایک مسکراہٹ میرے چہرے پر آگئی اور میں اس کے اس جواب پر تخیل کی دنیا میں پہنچ گیا اور میں نے یہ مضمون لکھنے کا ارادہ کیا۔

ہسپتال بڑی سخت جگہ ہے جہاں مختلف بیماریوں میں مبتلا مریض، افلاس اور موتا موتی کا عالم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور دیگر عملہ بری طرح کام کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں۔ کام کرنے کا ماحول سخت اداس اور تھکا دینے والا ہوتا ہے۔

خلفاء کرام جو کہ ہمارے روحانی استاد ہیں اور ماہرین طبعیات بلاتفریق اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ مسکراہٹ جیسا ادنیٰ فعل ہمارے اردگرد کی دنیا کو تروتازہ اور شاداب کرسکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے مشعل راہ اور فراست پر مبنی الفاظ ہمیشہ ہمارے کانوں میں نہایت واضح اور بلند طور پر گونجتے رہتے ہیں کہ **''ہمیشہ مسکراتے رہو۔''**

موجودہ تحقیق اور عقل اس بات کی تائید کرتی ہے کہ مسکراہٹ نہ صرف ہمارے مزاج میں خوشی اور جذبات میں نکھار پیدا کرتی ہے بلکہ ہمارے اردگرد موجود لوگوں کے رویوں میں بھی مثبت تبدیلی پیدا کرنے کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ یہ ہماری ظاہری بناوٹ کو ایک خوشنما رنگ دے ڈالتی ہے اور کشش کا باعث بنتی ہے اور اس طرح ہم مریضوں کا اعتماد اور پیار حاصل کرتے ہیں۔ علاج کے تناظر میں اگر اس کو پرکھا جائے تو یہ ہمارے دفاعی نظام کو مضبوط کرنے کا باعث بنتی ہے، ایسے Hormones جو ذہنی دباؤ اور پریشانی کا باعث بنتے ہیں ان کو کم کرتی ہے اور سب سے بڑھ کر روحانیت میں اضافہ کا موجب بنتی ہے۔

3D Ultra Sound Technology کے ذریعہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ رحم مادر میں موجود بچے بھی مختلف اوقات میں مسکراتے ہیں۔ وہ پیدائش کے بعد بھی بحالت نیند مسکراتے رہتے ہیں۔ چنانچہ مسکراہٹ اظہار رائے کا ایک بنیادی ذریعہ ہے جو کہ انسان کو عطا کیا گیا ہے۔

مسکراہٹ اور نیوروٹرانسمیٹرز

مسکراہٹ دماغ میں Neural رستے تشکیل دینے کا باعث ہوتی ہے۔ یہ Neuron دماغی امور کو سرانجام دینے میں مد اور معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ یادداشت، عقل اور سیکھنے کے عمل کی نشوونما میں مدد دیتے ہیں۔ Neurotransmitters جسم اور دماغ میں جاری تمام امور میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اور Neurons کے ذریعہ معلومات جسم کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک پہنچانے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

مسکراہٹ Nervous System کو آرام پہنچانے کا ایک اہم ذریعہ ہے اور اسی طرح ہمارے موڈ کو بھی معمولات کی پریشانیوں اور تھکاوٹوں میں آرام پہنچانے کا باعث بنتی ہے۔

اسی طرح مسکراہٹ Dopamine کو متحرک کرنے کا بھی باعث ہوتی ہے جو کہ انسان میں خوش مزاجی پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ Dopamine انسانی جسم میں طاقت، غور کرنے کی صلاحیت، حاضر دماغی اور اسی طرح خوشی اور خود اعتمادی اور مجموعی طور پر خوشی کا احساس دلاتا ہے۔ یہ انسانی جسم میں ایک فطرتاً خوشی پہنچانے والے آلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تمام چیزیں Health Care Providers کے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔

اسی طرح مسکراہٹ Serotinin کو افزوں کرنے میں بھی نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ Serotinin ایک Neuro Hormone ہے جو کہ نیند، تکلیف، مزاج اور خود اعتمادی بحال کرنے میں نہایت مد اور معاون ہوتا ہے۔ یہ ایک فطرتی دوا ہے جو کہ افسردگی کو دور کرتی ہے اور اطباء اور Paramedics اس کی اہمیت سے خوب واقف ہیں۔ چہرے پر مسکراہٹ Endorphins کی تخلیق پر بھی منتج ہوتے ہیں۔ یہ Neurohormones درد کو دور کرنے، خود اعتمادی بحال کرنے اور ایک دلنشیں احساس پیدا کرنے میں مد اور معاون ثابت ہوتے ہیں۔ Endorphins انسانی مزاج پر بعد از Exercise اپنے مثبت اثرات کے باعث مشہور و معروف ہیں۔ تحقیقات نے ثابت کیا ہے ایک مسکراہٹ Neuro Transmitters میں ہیجان پیدا کرنے کی اتنی ہی صلاحیت رکھتی ہے جتنی کہ 2000 چاکلیٹس۔ چاکلیٹ ایک نہایت ہی لذت آمیز خوراک اس لئے گردانی جاتی ہے کیونکہ یہ Serotinin Dopamine اور Endorphins کو متحرک کرتی ہے۔ مسکراہٹ علاج میں معاون ثابت ہوتی ہے اگر کھانے کھاتے ہوئے اس ترکیب کو استعمال کیا جائے۔ ہم نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ وہ مریض جو عموماً مسکراہٹ کو اپنا شعار بناتے ہیں وہ مریض بہت جلد صحت یاب ہوجاتے ہیں۔ مزید برآں Neurotransmitters کے ذریعہ پیدا ہونے والی مسکراہٹ تھکاوٹ اور ذہنی دباؤ کے مقابل جسمانی نظام کو متحرک کرنے میں بھی مد و معاون ثابت ہوتی ہے اور روحانی مدارج طے کرنے میں بھی ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ خدا سے مضبوط تعلق اور اندرونی اطمینان و سکون حاصل کرنے کے لئے بھی انسان پہلے سے بڑھ کر کوشش کرتا ہے۔

ذہنی اور اعصابی تناؤ میں کمی

مسکراہٹ ذہنی اور اعصابی تناؤ پیدا کرنے والے Hormones میں کمی پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے مثلاً Cortisol اور Adrenaline۔ جب یہ Hormones اپنی مقدار سے باہر ہوجاتے ہیں تب دل کی بیماریاں، بلڈ پریشر میں زیادتی، دماغی مسائل وغیرہ بڑی تیزی سے جنم لیتے ہیں۔ ایک تندرست اور متوازن مقدار ایک انسان کو صحت اور مطمئن حالت کی طرف منتقل کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ چنانچہ ہمارے چہروں پر مسکراہٹ ذہنی اور عصابی تناؤ میں کمی کا باعث ہوتی ہے۔

دفاعی نظام فعال کرتی ہے

ایک پروٹین جو کہ Gamma Protein کہلاتی ہے جب ہم مسکراتے ہیں تو ہمارے جسم میں بنتی ہے۔ اسی طرح مسکراہٹ B Cells اور T-Cells کی افزائش میں نہایت مد اور معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ White Cells دفاعی نظام کو Anti-Bodies کی افزائش کے ذریعہ مضبوط کرتی ہیں۔

جسمانی تندرستی اور طاقت کو بڑھانے میں مد

کوئی بھی جسمانی کام کرتے وقت مسکراہٹ طاقت اور افزائش جسمانی کے لئے نہایت ہی مد اور معاون ثابت ہوتی ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مصنوعی مسکراہٹ بھی اسی طاقت کی متحمل ہے جس کے ذریعہ سے ایک انسان خوشی اور قوت جسمانی حاصل کرسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب میں اس عظیم الشان انسانی نفسیاتی نکتے کو یوں بیان کیا ہے کہ

جب ہم تکلیف سے ہنسنا شروع کریں تو دل میں بھی ایک انبساط پیدا ہوجاتا ہے۔

سائنسدان کہتے ہیں کہ دماغ ایک مصنوعی مسکراہٹ اور حقیقی مسکراہٹ کے درمیان فرق نہیں کرسکتا۔ یہ اسی طرح ایک انسان کو خوشی کے راستے پر چلانے کی صلاحیت رکھتا ہے، طاقت بڑھاتا ہے اور اندرونی سکون اور اطمینان کی حالت کو بحال کرتا ہے جس سے انسان کے مزاج میں مزید خوشحالی اور خوش سلوکی پیدا ہوتی ہے اور اس طرح مزید مسکرانے کے مواقع بھی۔

اس عمل کو اپنی عادت بنانا ہم تمام میڈیکل سے متعلقہ لوگوں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم ہر وقت ایک مسکراہٹ (خواہ وہ مصنوعی ہی کیوں نہ ہو) اپنے چہروں پر قائم رکھیں تا کہ ہم جسمانی و ذہنی دباؤ سے بچ سکیں اور اپنے مزاج کو خوشگوار رکھ سکیں۔

بہتر تعلقات اور کامیابی کی ضامن

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ لوگ ایک مسکرانے والے شخص کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ایک تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو بھی جنس ہو صارفین کی تسلی اور تشفی کا باعث وہی کارکن بنا جو کہ کام کے دوران مسکرا رہا تھا جبکہ دوسرے سے جو کہ بغیر کسی تاثرات کے تھا اس سے وہ مطمئن نہیں ہوئے۔

ایک مسکرانے والا ڈاکٹر اپنے مریضوں کیلئے نہایت قابل اعتماد اور عقل مند ظاہر ہوتا ہے اور لوگوں کو اس بات پر قائل کرتا ہے کہ لوگ اس کی بات مانیں اور اس کے پاس علاج کے لئے جائیں۔

مسکراہٹ متاثر کن عمل ہے

تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ مسکراہٹ بہت آسانی سے پھیل جاتی ہے۔ جب ایک انسان کسی کو مسکراتے دیکھتا ہے تو یہ دوسرے انسان میں مسکراہٹ کے Mirror Neurons بھی حرکت میں آجاتے ہیں۔ Mirror Neurons ایک انسان کو دوسرے انسان کے جذبات پہچاننے میں مدد کرتے ہیں اور اسی طرح کے تاثرات انسان کے دماغ میں پیدا کردیتے ہیں۔ انسان کے دماغ کے Neurons اپنے اثر کو اسی طرح ظاہر کرنا شروع ہوجاتے ہیں جس طرح کہ وہ محسوس کررہے ہوتے ہیں۔ ایک مسکراہٹ دوسری مسکراہٹ کو اپنی طرف کھینچتی ہے جبکہ تیوری تیوری کو۔ یہ بالکل بجا ہے کہ آدھی بیماری ڈاکٹر کی مسکراہٹ سے ٹھیک ہوجاتی ہے چنانچہ اس طرح یہ ایک نہایت ہی مؤثر اور طاقتور دوا کی صورت اختیار کرلیتی ہے جو کہ کوئی ڈاکٹر اپنے مریض پر استعمال کرسکتا ہے۔

مسکراہٹ خلفاء کرام کا شعار

خلفاء احمدیت کی سیرت کی روشنی میں ہماری تاریخ اس بات کی کامل گواہی پیش کرتی ہے۔ مجھ سمیت بہت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ مسکراہٹ خلفاء کرام کا شعار رہا ہے۔ میری ہی زندگی میں مجھے یاد ہے کہ مغربی پریس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو Smiling Guru کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ آپ کی مسکراہٹ دلوں کو موہ لیتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے چہرہ مبارک پر جو مسکراہٹ قائم رہتی تھی وہ دلوں کو گرمائش پہنچاتی اور اپنائیت کا احساس دلاتی تھی اور اکثر اوقات یہ مسکراہٹ کھلکھلاہٹ اور دلوں کو معطر کرنے والے قہقہوں میں تبدیل ہوجاتی تھی۔ اسی طرح ہمارے موجودہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چہرے پر بھی ہمہ وقت ایک ایسی مسکراہٹ رہتی ہے جو کہ افسردہ چہروں پر رونق کے آثار نمایاں کر ڈالتی ہے اور پراعتماد ہوتی ہے۔

پس آخر میں میرے ساتھی کے پوچھے گئے سوال کے جواب میں یہ لازم ہے کہ ہم میں سے ہر ایک خصوصاً میڈیکل پروفیشن سے تعلق رکھنے والے احباب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے Slogan کو اپنائے رکھیں کہ ہمیشہ مسکراتے رہو یہ محض ہمارا رویہ ہی ہے جس کے ذریعہ ہم سب کے دل جیت سکتے ہیں۔

نظام وصیت خلافت خامسہ میں۔ ایک کلی جو پھول بن گئی

حضرت مسیح موعود اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی دلکش داستان

عبدالسمیع خان

انبیاء تو ایک تخم ریزی کرنے آتے ہیں۔ وہ روحانیت کے بیج بوتے ہیں۔ حق کی خاطر عظیم الشان منصوبوں کی بنیاد ڈالتے ہیں اور ان کے بعد ان کے خلفاء ان کونپلوں کو بلند و بالا عمارتوں اور طاقتور درختوں میں تبدیل کرتے چلے جاتے ہیں۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے سینکڑوں منصوبوں کی ابتداء کی بہت سی سکیموں کا پہلا قدم اٹھایا اور پھر آپ کے کسی خلیفہ نے خدا تعالیٰ کے اذن سے اچانک اس کو بلندیوں پر پہنچا دیا۔ انہی میں سے ایک نظام وصیت بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی منشاء اور بشارات کے مطابق 1905ء میں نظام وصیت کی بنیاد ڈالی۔

1905ء سے 2004ء تک قریباً 99 سال میں 38 ہزار احمدی نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ اس نظام میں شمولیت کے لئے خلفاء سلسلہ کی طرف سے کئی بار یاددہانی کرائی گئی اور اس نظام میں دنیا کے 75 ممالک کے احمدی شامل ہوئے اور 12 ممالک میں 15 مقبرہ ہائے موصیان کا قیام بھی عمل میں آیا۔

بھرپور تحریک کا آغاز

مگر اس نظام میں شمولیت کے لئے ایک بھرپور تحریک چلانا خلافت خامسہ میں مقدر تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر یکم اگست 2004ء کو اختتامی خطاب میں یہ عظیم الشان تحریک پیش فرمائی جو حضور کے مقدس الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

’’1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔ تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔......

میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سَو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہند ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سَو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی ...... امید ہے کہ احمدی نوجوان بھی اور خواتین بھی اس میں بھرپور کوشش کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو خاص طور پر مَیں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔......‘‘

(الفضل 8 دسمبر 2005ء)

مختلف طبقات کو دعوت

جلسہ کے علاوہ بھی حضور نے متعدد مواقع پر اور جماعت کے مختلف طبقوں اور تنظیموں کو اس تحریک میں شمولیت کے لئے دعوت دی۔ چنانچہ جلسہ برطانیہ کے بعد اگلے خطبہ جمعہ 6 / اگست 2004ء میں حضور نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر خدا تعالیٰ کے شکر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض اچھے بھلے کھاتے پیتے لوگ ہوتے ہیں جو دوسری جماعتی خدمات میں بعض دفعہ جب ان کو کوئی تحریک کی جائے تو پیش پیش ہوتے ہیں یا کم از کم اتنا ضرور ہوتا ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکتے ہیں اس میں حصہ لیں لیکن وہ نظام وصیت میں شامل ہونے سے محروم ہیں۔ ان میں سے بھی کئی لوگوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اب اس نظام میں شامل ہوں گے۔ ایسے صاحب حیثیت لوگوں کو ایسے احمدیوں کو تو سب سے پہلے چھلانگ مار کر آگے آنا چاہئے‘‘۔

نیز فرمایا:

’’نظام وصیت کو اب اتنا فعال ہو جانا چاہئے کہ سو سال بعد تقویٰ کے معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہیں بلکہ بڑھیں اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں اور قربانیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طرح کے معیار قائم ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ خلافت حقہ بھی قائم رہے گی اور جماعتی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی‘‘۔ (الفضل 28 ستمبر 2004ء)

عہدیداران کو شمولیت کی تحریک

6 ستمبر 2004ء کو حضور نے سوئٹزر لینڈ مجلس عاملہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’سب سے پہلے اپنی مجلس عاملہ کو وصیت کے نظام میں شامل کریں۔ اسی طرح دوسری جماعتوں کے عہدیدار بھی وصیت کے نظام میں شامل ہوں‘‘۔

(الفضل 15 ستمبر 2004ء ص 3)

29 دسمبر 2004ء کو حضور نے فرانس میں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کو ہدایات دیتے ہوئے وصیت کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ایسے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ’’پہلے اپنی مجلس عاملہ سے شروع کریں۔ جب تک عہدیدار خود وصیت نہیں کریں گے تو دوسروں کو کس طرح کہیں گے‘‘۔

(الفضل 8 جنوری 2005ء ص 2)

4 مئی 2005ء کو کینیا میں نیشنل مجلس عاملہ سے ملاقات میں حضور انور نے موصیان کی تعداد اور ان کے چندوں کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ فرمایا: ’’مجلس عاملہ کے جن ممبران نے ابھی تک وصیت نہیں کی پہلے ان کو وصیت کے نظام میں شامل ہونا چاہئے۔ پھر دوسروں کو اس نظام میں شامل کریں‘‘۔ (الفضل 18 مئی 2005ء ص 3)

11 ستمبر 2005ء کو نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کی میٹنگ میں سیکرٹری وصیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ’’جو مرد زیادہ کماتے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ وہ وصیت کے نظام میں شامل ہوں‘‘۔ حضور انور نے فرمایا: ’’تربیت اور اصلاح کے لئے موصیوں کی تعداد بڑھائیں‘‘۔ (الفضل 30 دسمبر 2005ء)

ذیلی تنظیموں کو مہم چلانے کی تحریک

مجلس انصار اللہ یو۔کے کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے 26 ستمبر 2005ء کو فرمایا:

میں نے جلسہ کی تقریر کے دوران آخری دنوں میں انصار اللہ کے ذمّہ بھی یہ لگایا تھا کہ وہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دیں، اس بارے میں بھی کوشش کریں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے جو صف دوم کے انصار پر مشتمل ہے۔ ......سب سے پہلے میں یہاں کہوں گا کہ تمام عہدیداران جو ہیں ان کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے، نیشنل عاملہ سے لے کر نچلی سے نچلی سطح تک جو بھی عاملہ ہے اس کے لیول تک۔ ہر عاملہ کا ممبر اس نظام میں شامل ہو، تبھی وہ تلقین کرنے کے قابل بھی ہوگا۔

(الفضل 25 مارچ 2005ء ص 4)

جون 2005ء میں ماہنامہ انصار اللہ نے وصیت نمبر شائع کیا اس کے لئے اپنے خصوصی پیغام میں حضور نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’میں اپنے انصار بھائیوں اور خاص طور پر صف دوم کے انصار کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص توجہ دیں۔ وہ انصار جو اپنے دلوں میں ایمان اور اخلاص تو رکھتے ہیں مگر وصیت کے بارہ میں سستی دکھلا رہے ہیں میری ان کو یہ نصیحت ہے کہ وہ اشاعت (دین) کی خاطر اور اپنے نفوس میں نیک اور پاک تبدیلیوں کے لئے وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔

انصار کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے تیار کریں‘‘۔

حضور نے 25 دسمبر 2006ء کو لجنہ جرمنی کی مجلس عاملہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

یو۔کے کی لجنہ کو میں نے کہہ دیا ہے کہ جو دینی احکامات پر عمل کرنے والی اور موصیہ ہو اسے عہدیدار بنائیں۔ وصیت اس لئے کہ حضرت مسیح موعود نے اسے مومن اور منافق میں فرق کی علامت قرار دیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس موضوع پر باقاعدہ ایک تقریر بھی فرمائی تھی۔

آپ عہدیداران کو وصیت کی تحریک ضرور کریں۔ ٹھیک ہے وہ پابند نہیں ہے کہ ضرور وصیت کرے لیکن پھر آپ بھی پابند نہیں ہیں کہ اسے عہدیدار بنائیں، اس لئے کہ اس نے گریجوایشن کی ہوئی ہے اور وہ عقل کی باتیں کر لیتی ہے۔ اس کی بجائے اسے عہدیدار بنائیں جو دینی احکامات پر عمل پیرا ہے، حضرت مسیح موعود کی بیعت کے بعد آپ کے جاری کردہ نظام وصیت میں بھی شامل ہے تو گو وہ کچھ کم پڑھی ہوئی ہے، اسے عہدیدار بنائیں‘‘۔

(الفضل 6 جنوری 2007ء ص 5)

حضور کا ایک اور ارشاد ان الفاظ میں ہے۔

’’تینوں ذیلی تنظیموں کو Push کریں اور صرف Youngster کے پیچھے نہ پڑے رہیں۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ موصی حاصل ہو سکیں اور یہ بھی کوشش کریں کہ اکثر وصیت کرنے والے کمانے والے لوگ ہوں بجائے اس کے کہ خانہ دار خواتین اور طالب علم وغیرہ اس میں شامل ہوں۔ ان سے کہیں کہ وہ Easy Target نہ بنائیں بلکہ ایسا

منظم کام کریں جس سے ٹھوس کوشش نظر آتی ہو''۔

حضور نے 3؍اگست 2005ء کو مربیان سے ملاقات میں فرمایا:۔

''جن مربیان کی وصیت نہیں ہے وہ سارے وصیت کریں۔ چونکہ مربی نے وصیت کی طرف دوست احباب کو راغب کرنا ہوتا ہے اس لئے وصیت ہوگی تو لوگوں کو وصیت کے نظام سے منسلک ہونے کی تلقین کر سکتا ہے''۔

تمام جماعت کو تحریک

29 جولائی 2005ء کو الفضل لندن نے وصیت نمبر شائع کیا اس میں حضور نے تمام دنیا کے احمدیوں کے نام پیغام میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے فرمایا:۔

''میرا تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات کی روشنی میں آپ کی خواہشات کے تابع، آگے بڑھیں اور مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہو جائیں اپنی اصلاح کی خاطر اور اپنے انجام بالخیر کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قدم آگے بڑھائیں......

پس جیسا کہ میں نے کہا ہے اس نظام میں پوری مستعدی کے ساتھ شامل ہوں۔ جو خود شامل ہیں وہ اپنے بیوی بچوں کو اور دوسرے عزیزوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں''۔

(الفضل لندن 29 جولائی 2005ء ص1)

اپریل 2006ء میں حضور نے آسٹریلیا کا دورہ فرمایا اور خطبہ جمعہ 14؍اپریل 2006ء میں فرمایا کہ آسٹریلیا کے صوفی حسن موسیٰ صاحب بیرون ہندوستان نظام وصیت میں شامل ہونے والے اولین موصی تھے۔ جنہوں نے مارچ 1906ء میں وصیت کی۔ اس حوالہ سے حضور نے جماعت آسٹریلیا کو خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

بیرون پاکستان اور ہندوستان نظام وصیت کی طرف توجہ اس ملک کے احمدیوں کو اس لحاظ سے بھی خاص طور پر کرنی چاہئے کہ وہ ایک شخص تھا یا چند ایک اشخاص تھے جو یہاں رہتے تھے ان میں سے ایک نے لبیک کہتے ہوئے فوری طور پر وصیت کے نظام میں شمولیت اختیار کی۔ آج آپ کی تعداد سینکڑوں، ہزاروں میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل بھی بہت زیادہ ہیں اور 100 سال بعد اور تقریباً اس تاریخ کو 100 سال بھی پورے ہو چکے ہیں اس لئے اس لحاظ سے آپ لوگوں کو جو کمانے والے لوگ ہیں جو اچھے حالات میں رہنے والے لوگ ہیں ان کو اس نظام میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور سب سے پہلے عہدیداران اپنا جائزہ لیں اور امیر صاحب بھی اس بات کا جائزہ لیں کہ 100 فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں۔ گو کہ اللہ کے فضل سے مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں موصیان کی تعداد کافی اچھی ہے لیکن حضرت صوفی صاحب کے حالات پڑھ کر جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہاں کا ہر احمدی موصی ہو اور تقویٰ پر قدم مارنے والا ہو۔ یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے۔ اس میں شامل ہو کے انسان اپنے اندر تبدیلیاں محسوس کرتا ہے۔

اب سالومن آئی لینڈز (Soloman Islands) میں وہاں کے ایک نئے احمدی ہیں، انہوں نے بھی وصیت کی ہے تو جس طرح نئے آنے والے اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں اور انشاء اللہ بڑھیں گے ان لوگوں کو دیکھ کر آپ لوگوں کو بھی فکر ہونی چاہئے کہ کہیں یہ پرانے احمدیوں کو پیچھے نہ چھوڑ جائیں۔

(الفضل 9 مئی 2006ء ص5)

ٹارگٹ کے پہلے حصہ کی تکمیل

حضور کی اس تحریک پر احباب جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور ایک سال میں 15 ہزار نئی وصایا کا ٹارگٹ پورا کر دیا۔ چنانچہ حضور انور نے جلسہ سالانہ یو۔کے 2005ء کے دوسرے دن 30 جولائی کے خطاب میں فرمایا:۔

''نظام وصیت کی جو میں نے تحریک کی تھی شامل ہونے کی گزشتہ سال کہ پندرہ ہزار شامل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 16148 نے درخواستیں جمع کروا دی ہیں۔ ان پہ پراسس ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو جائیں گی۔ اس میں سب سے زیادہ پاکستان سے شامل ہوئے ہیں۔ 10200 سے اوپر۔ انڈونیشیا میں 1100 قریباً 1200 جرمنی میں کینیڈا میں 1000 انڈیا میں اور میرا خیال ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں۔ امریکہ سے بھی کافی تعداد آئی تھی''۔

(الفضل 8 دسمبر 2005ء)

ٹارگٹ کا دوسرا حصہ

26 دسمبر 2005ء کو جلسہ سالانہ قادیان سے افتتاحی خطاب میں حضور نے جماعت کو اس تحریک کے دوسرے حصے کی طرف بڑھنے کا ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر کم از کم پچاس ہزار موصیان ہو جائیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جو تعداد تھی اس میں تقریباً پندرہ ہزار اور شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے UK کے جلسہ تک درخواست دہندگان کی تعداد پوری ہو گئی تھی۔ سو سال تو آج دسمبر میں پورے ہو رہے ہیں لیکن جو مجلس کارپرداز پاکستان کو درخواستیں پہنچی ہیں وہ تقریباً ساڑھے سترہ ہزار ہیں''۔

حضور نے فرمایا: ''اب اگلا ٹارگٹ تھا کہ اس وقت جو کمانے والے ہیں یا 2008ء تک جو بھی کمانے والے ہوں اس کا پچاس فیصد نظام وصیت میں شامل کرنا ہے۔ انشاء اللہ''

حضور نے فرمایا: ''بعض چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے یہ ٹارگٹ حاصل بھی کر لیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نظام کو افراد جماعت سمجھنے لگ گئے ہیں.......''

حضور انور نے فرمایا کہ ''بہت سارے لوگ لکھتے ہیں کہ ہم اس فکر میں تو ہیں کہ وصیت کر لیں لیکن اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ حضور انور نے فرمایا یاد رکھیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی جو دعائیں پڑھی ہیں یہ اس لئے پڑھ کر سنائی ہیں کہ جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام میں وابستہ ہوں گے تو حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے معیار حاصل کرتے جائیں جن کی طرف تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے توجہ دلائی ہے۔

(الفضل لندن 3 فروری 2006ء)

حضور نے جلسہ سالانہ 2009ء کے موقع پر دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا:

''نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد 2004ء میں 38 ہزار 183 تھی اور ایک لاکھ کی جو میں نے خواہش ظاہر کی تھی اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ایک لاکھ 5 ہزار 377 ہو چکی ہے۔ اس وقت تک بفضل خدا 98 ممالک میں نظام وصیت قائم ہو چکا ہے اور ان میں سے سرفہرست تو پاکستان ہے دوسرے نمبر پر جرمنی، پھر انڈونیشیا ہے، چوتھے نمبر پر کینیڈا ہے اور پانچویں نمبر پر برطانیہ ہے۔ حضور انور نے وصیت سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے''۔

(الفضل 3؍اگست 2009ء)

جون 2016ء میں یہ تعداد ایک لاکھ 23 ہزار سے زیادہ ہو چکی ہے۔

مالی قربانی کا اعلیٰ معیار پیش کرنے کا ارشاد:

حضور نے خطبہ جمعہ 31 مارچ 2006ء میں فرمایا:

''چندوں کے بارہ میں بعض جماعتوں کے بعض استفسار ہوتے ہیں جو بعض لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کر دوں۔ ایک تو یہ کہ آج کل وصیت کی طرف بہت توجہ ہے۔ اور وصیت کی طرف توجہ تو ہو گئی ہے لیکن تربیت کی کافی کمی ہے۔ اس لئے بعض موصیان یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ ہم نے وصیت کی ہوئی ہے اس لئے ہم صرف وصیت کا چندہ دیں گے باقی ذیلی تنظیموں کے چندے یا مختلف تحریکات کے چندے ہم پر لاگو نہیں ہوتے۔ تو یہ واضح ہو، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر تو حالات ایسے ہوں کہ تمام چندے نہ دے سکتے ہوں تو اس کی اجازت لے لیں۔ ورنہ توقع ایک موصی سے یہ کی جاتی ہے کہ ایک موصی کا معیار قربانی دوسروں کی نسبت، غیر موصی کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے۔ تو اگر وصیت کا صرف کم سے کم 1/10 حصہ سے دے کر باقی چندے نہیں دے رہے تو ہو سکتا ہے کہ غیر موصی دوسرے چندے شامل کر کے موصیان سے زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ تو اس لحاظ سے واضح کر دوں کہ کوئی بھی چندہ دینے والا، چاہے وہ موصی ہیں یا غیر موصی ہیں اگر توفیق ہے تو تمام تحریکات میں چندے دینے چاہئیں کیونکہ ہر تحریک اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے بڑی اہم ہے''۔

(الفضل 25؍اپریل 2006ء ص6,5)

حسابات صاف رکھنے کی تحریک:

موصیان کو چندہ کا حساب رکھنے اور بروقت ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں حضور نے فرمایا:۔

''خاص طور پر موصی صاحبان کے لئے میں یہاں کہتا ہوں ان کو تو خاص طور پر اس بارے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔ اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیں کہ دفتر ہمارا حساب بھیجے گا یا شعبہ مال یاد کروائے گا تو پھر ہم نے چندہ ادا کرنا ہے۔ کیونکہ پھر یہ بڑھتے بڑھتے اس قدر ہو جاتا ہے کہ پھر دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چندے کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی ہے۔ پھر اتنی طاقت ہی نہیں رہتی کہ یکمشت چندہ ادا کر سکیں۔ اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ کچھ رعایت کی جائے اور رعایت کی قسطیں بھی اگر مقرر کی جائیں تو وہ چھ ماہ سے زیادہ کی تو نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح خاص طور پر موصیان کی وصیت پر زد پڑتی ہے تو پھر ظاہر ہے ان کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور پھر اس تکلیف کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ تو اس لئے پہلے ہی چاہئے کہ سوچ سمجھ کر اپنے حسابات صاف رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور جب بھی آمد ہو اس آمد میں جو حصہ بھی ہے نکالیں، موصی صاحبان بھی اور دوسرے کمانے والے بھی جنہوں نے چندہ عام دینا ہے، 1/16 حصہ، اپنا چندہ اپنی آمد میں سے ساتھ کے ساتھ ادا کرتے رہا کریں''۔

(الفضل 24؍اگست 2004ء)

نیکی کا عمدہ نمونہ بننے کی تحریک:

25 دسمبر 2006ء کو خدام الاحمدیہ جرمنی کی عاملہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:۔

''جو افراد وصیت کرتے ہیں ان سے مل کر یہ جائزہ لیں کہ اس نظام میں شمولیت کے بعد ان کی طبیعت، تربیت اور جماعتی تعاون میں کیا فرق پڑا ہے۔ پھر ان باتوں سے دوسرے خدام کو آگاہ کر کے انہیں بھی اس نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں''۔

(الفضل 6 جنوری 2007ء)

ص۔صدیقہ اہلیہ محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب۔لندن

حضرت صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

حضرت صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ حضرت اقدس مسیح موعود کی پوتی، حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نواسی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیٹی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بہن اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خالہ تھیں۔

حضرت بی بی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے نام سے جو نیک طینت شخصیت ذہن کے افق پر ابھرتی ہے وہ اپنے حسن خلق کے کتنے ہی انمٹ نقوش اپنے پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔

میرے شوہر (مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم) واقف زندگی تھے اور انہیں خدا کے فضل سے تفسیر کے کام میں معاونت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قدموں میں رہ کر خدمت قرآن کا بہت موقع ملا کرتا تھا اور شروع میں حضور نے مولوی صاحب کو اپنے پاس ہی رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ قادیان کے اس زمانے میں دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ سکول کی طرف سے ملنے والے ہوم ورک اور تقریر وغیرہ کی تیاری میں حضور کے صاحبزادگان اور صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کی تعلیمی راہنمائی اور اس نوعیت کے دیگر بہت سے کام بھی مکرم مولوی صاحب کے معمولات میں شامل تھے۔ حضرت بی بی صاحبہ کی شادی ہوئی تو ان کے شوہر مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے ساتھ بھی مکرم مولوی صاحب کا گہرا برادرانہ اور للّٰہی محبت کا تعلق قائم ہوا جسے اس پاک جوڑے نے ہمیشہ بہت اخلاص و وفا اور محبت سے پروان چڑھایا۔ اپنی زندگی کے آخری سالوں میں تو مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کا مکرم مولوی صاحب سے فون پر رابطہ بہت کثرت سے رہا کرتا تھا۔ مکرم مولوی صاحب بھی ان کے ہاں ملنے اکثر جایا کرتے تھے۔ رمضان میں تو بطور خاص آپ کی طرف سے خط کے ساتھ کھجوریں اور شیرینی وغیرہ بھی آیا کرتی تھی۔ اس تعلق میں حضرت بی بی صاحبہ کی نوازشوں اور آپ کی ذرہ نوازیوں کی داستان بھی نصف صدی سے زائد عرصہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ اپنے انہی للّٰہی محبت بھرے جذبات سے خود کو مولوی صاحب کی بہن کہا کرتی تھیں اور بہت دفعہ ہمارے بچوں سے کہتی رہیں کہ میں تمہاری پھوپھی بھی ہوں اور تمہاری خالہ بھی اور پھر ہمیشہ خلوص و محبت اور اپنے شفقت بھرے سلوک سے اسے سچ کر دکھایا۔ آپ کی طبیعت میں غریب پروری، مہمان نوازی اور قربانی کا جذبہ بہت نمایاں تھا۔ جماعت کی خواتین کے ساتھ حسن سلوک سے امیر، غریب، صاحب حیثیت اور عام لوگ سبھی حصہ پاتے تھے۔

جہاں تک میرا مشاہدہ ہے آپ خوشی کے مواقع پر بھی دین کا بتایا ہوا غریب پروری کا خلق خوب نبھایا کرتی تھیں۔ اب بھی یاد ہے کہ اپنے بیٹے عزیزم ڈاکٹر ظہیرالدین منصور احمد صاحب کی شادی پر آپ نے دیگر مہمانوں کے علاوہ ربوہ کے غرباء کی ایک اچھی خاصی تعداد کو شادی کی دعوت میں شامل کرنے کا بطور خاص اہتمام کیا تھا۔

شادی کے اس واقعہ سے یہ بھی یاد آیا کہ آپ کی نواسی (عزیزہ بی بی نشی صاحبہ کی بیٹی) کی رخصتی کی تقریب تھی تو میزوں پر ناموں کی چٹیں لگی ہوئی تھیں۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی ایک خاتون نے قریب کی ایک خالی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ یہاں بیٹھ جائیں، میں بھی تو اہلیہ ابوالمنیر نورالحق صاحب کے نام والی کرسی پر بیٹھی ہوئی ہوں۔ اس سے صاف عیاں تھا کہ بی بی صاحبہ نے بطور خاص اہتمام سے اس موقع پر بھی کس قدر ذرہ نوازی کی ہوئی تھی اور کس قدر خیال رکھا ہوا تھا۔ یہ ذرہ نوازی اور بڑا پن آپ کی شخصیت کا ہمیشہ خاصہ رہا۔

ابھی چند سال پہلے کی بات ہے کہ عزیزہ بی بی سری صاحبہ جو اپنے بیٹے کی شادی کے لئے یہاں لندن آئی تھیں، انہوں نے بتایا کہ امی بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے شادی میں شامل ہونے کے لئے نہیں آسکیں۔ امی نے کہا تھا کہ مولوی صاحب کی اہلیہ لندن میں ہیں انہیں بلا لینا، چنانچہ عزیزہ بی بی سری صاحبہ نے نہ صرف محبت اور اخلاص سے بلایا بلکہ دلہا کے سر پر دست شفقت رکھنے کا موقع بھی فراہم کیا۔

آپ کی مہمان نوازی کا وصف بھی اپنی مثال آپ تھا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت سخی دل عطا فرمایا ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ 1950ء کی دہائی میں ہم جب تحریک جدید کے کوارٹرز میں رہا کرتے تھے تو لجنہ کے اجلاس کے لئے آپ نے اپنا گھر پیش کیا ہوا تھا اور اجلاس پر آنے والی عورتوں کی خاطر تواضع کا اہتمام گھر میں اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں سے کرنے میں دلی خوشی محسوس کیا کرتی تھیں۔ اس مہربان گھرانے کی جود وسخا اور ان کی فیض رسانی صرف احمدی عورتوں کے لئے ہی مخصوص نہ تھی بلکہ بچے بتاتے ہیں کہ 1960ء کے لگ بھگ جب ربوہ میں ابھی آئس کریم عام نہیں تھی تو محلے کے بہت سے خدام و اطفال نے اپنی زندگی کی پہلی آئس کریم کا لطف انہی کے ہاں سے پایا۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے پُرخلوص اور مونس وغمگسار دل رکھتی تھیں۔ 1977ء میں مجھے سویڈن اپنے بیٹے عزیزم نصیرالحق کے پاس جانے کا موقع ملا۔ اس وقت گھر میں میری بیٹیوں کو آپ نے پیغام بھجوایا کہ امی کے سویڈن جانے کے بعد اداس ہونے کی ضرورت نہیں، میرے پاس آجایا کرو اور یوں ان کی ہمت بندھاتی رہیں۔ صرف ہمت ہی نہیں بندھائی بلکہ کھانا اور آئس کریم وغیرہ بھی انہیں بھجواتی رہیں۔ دسمبر 1995ء میں جب مکرم مولوی (ابوالمنیر نورالحق) صاحب کی وفات ہوئی تو بچوں کے سر پر دست شفقت رکھا اور ان کی بہت دلداری اور غمگساری کی، بلکہ ایک بیٹی سے یہاں تک کہا کہ تمہارے ابا چلے گئے۔ میں تمہاری پھوپھی ہوں جب ابا کی یاد آئے تو مجھ سے بات کرلیا کرنا۔

جب مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی وفات ہوئی تو اس وقت صرف میری بیٹی ہی ربوہ میں تھی، اس نے کھانا بھجوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پہلے تو فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں اور یہ کہ تم بچوں کے ساتھ کیسے کرو گی۔ عزیزم ڈاکٹر ظہیر کہنے لگے کہ امی ان کی دلی خواہش ہے تو انہیں کرنے دیں ہمارے ماموں کی بیٹی جو ہوئیں۔ چنانچہ انہوں نے قبول کیا اور بعد میں جب ان سے ملاقات ہوئی تو مجھ سے فرمایا کہ تمہاری بیٹی نے تمہاری عدم موجودگی میں تمہاری بہت اچھی نمائندگی کی ہے۔

میرے شوہر مکرم مولوی صاحب جب سویڈن گئے تو وہاں سے مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے لئے ایک سویٹر بطور تحفہ لے کر گئے۔ آپ نے اس معمولی سے تحفے کی بے حد قدردانی کی، بہت خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میاں صاحب کو آپ کا سویٹر ایسے پورا آیا ہے جیسے آپ ان کا ناپ ساتھ لے کر گئے ہوں۔ اور یوں انہوں نے اس معمولی سے تحفے پر دلداری اور تشکر کے جذبات کا بڑی وسیع القلبی سے اظہار فرمایا۔

میرے میاں مکرم مولوی صاحب مرحوم کی (دسمبر 1995ء میں) وفات پر فرمایا کہ میں اپنے بھائی کا کھانا کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ بی بی تین دن تک کھانا ہمیں خدا کے فضل سے ملتا رہا ہے۔ ایک دن تحریک جدید اور وقف جدید کی طرف سے بھی آیا ہے اب تو چار پانچ دن ہو گئے ہیں اس لئے خود کو تکلیف میں نہ ڈالیں۔ فرمانے لگیں کہ میں رضوانہ (اپنی بہو) کے ساتھ مل کر بنالوں گی لیکن اپنے بھائی کا کھانا کرنا ضرور ہے اور محبت بھرے انداز میں کہنے لگیں کہ اگر تم نہ مانیں تو کھانا تمہارے گھر کے گیٹ پر رکھ جاؤں گی۔

آپ کے اخلاص و محبت اور آپ کی اعلیٰ اخلاقی قدروں کے واقعات طویل عرصہ پر محیط ہیں، جو واقعات اس وقت فوری طور پر ذہن میں آئے اختصار سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور آپ کو اپنی بے حد و حساب رحمتوں سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین

❁......❁❁......❁

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب

مکرم قریشی فضل حق اور قریشی عبدالغنی صاحب

گولبازار ربوہ میں دو بھائی مکرم قریشی فضل حق صاحب اور قریشی عبدالغنی صاحب تھے جن کی قریشی جنرل سٹور گولبازار ربوہ میں ایک دکان تھی۔ ان کے ہمسایہ میں مومن کلاتھ ہاؤس کے نام سے خاکسار کی کپڑے کی دکان تھی۔ میرا ان بزرگوں سے ہمسایہ ہونے کی وجہ سے کافی قریبی تعلق تھا۔ مکرم قریشی عبدالغنی صاحب کو شعر کہنے کا شوق تھا۔ وہ مجھے کبھی کبھی اپنی غزل کے اشعار سنایا کرتے تھے۔ میں ان کے عمدہ اشعار سن کر بہت متاثر ہوتا تھا لیکن وہ اپنے اشعار چھپواتے نہیں تھے مگر اب ان کے ایک بیٹے قریشی عبدالصمد صاحب بہت اچھے شاعر ہیں ان کی ایک شاعری کی نئی کتاب بولتے چراغ شائع ہوئی ہے اس کتاب میں قریشی عبدالصمد صاحب نے اپنے اباجان کی بھی دو غزلیں شائع کی ہیں۔

مکرم قریشی فضل حق صاحب قریشی عبدالغنی صاحب کے بڑے بھائی تھے وہ ایک لمبا عرصہ بیت مہدی کے امام الصلوٰۃ رہے۔ ان کی آواز بہت بلند تھی کافی دور سے ان کی نماز میں قرآن کی تلاوت سن کر پتہ چل جاتا تھا کہ نماز شروع ہو چکی ہے۔ ان کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق اور جنون تھا ایک چھوٹا جیبی قرآن ان کے پاس ہوتا تھا۔ وہ اس کے حوالے سے دعوت الی اللہ کرتے تھے اور مضبوط دلائل سے مؤثر رنگ میں اپنا مؤقف پیش کرتے تھے ان کے ذریعہ کئی نیک روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مجھے متعدد بار ان کے ہمراہ ربوہ کے گردونواح کے مختلف گاؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے جانے کا موقعہ ملا اسی طرح ایک بار ان کے ساتھ مجھے ایبٹ آباد مانسہرہ پھگلہ اور داتہ وقف عارضی پر جانے کا موقع ملا۔ دونوں بھائی بہت نیک اور مخلص اور محبت کے ساتھ پیش آنے والے فدائی احمدی تھے۔ دونوں بھائیوں نے نیک اولاد یادگار چھوڑی ہے جو جماعت کی نمایاں خدمات میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں بھائیوں کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

❁......❁❁......❁

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر123638 میں Shahida Zermab Ahmad

بنت Asif Iqbal Basra قوم بسرا پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Swansea ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Shahida Zermab Ahmed گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Khalid Khan S/o Muhammad Qasim Khan گواہ شد نمبر2۔ Shakeel Ahmed S/o Saeed Ahmed

مسل نمبر123639 میں Ayaz Ahmad

ولد Chaudhary Shahbaz Ahmed قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن West Hill ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 60 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ayaz Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Muzaffar Naeem S/o Muhammad Ramzan گواہ شد نمبر2۔ Mubarik A.Cheema S/o CH.Ghulam Ahmad

مسل نمبر123640 میں Maaz Ahmad

ولد Faiz Ahmad Zahid قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bromley ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Maaz Ahmad گواہ شد نمبر1 Faiz Ahmed S/o Bashir Ahmed گواہ شد نمبر2 Tariq Ahmad S/o Manzoor Ahmad

مسل نمبر123641 میں انعم نورین

زوجہ مقبول احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bankak Atharti Land ضلع و ملک Thailand بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین شیخو 15 کنال 18 لاکھ روپے (2) مکان مشترکہ 1 کنال 10 لاکھ روپے (3) حق مہر 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2ہزار Baht ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ انعم نورین گواہ شد نمبر1۔ شاہد صدیق سلیمی ولد محمد صدیق سلیمی گواہ شد نمبر2۔ قمر احمد محمود ولد چوہدری عبدالحئی

مسل نمبر123642 میں Maqbool Ahmad

ولد Manzoor Ahmad قوم آرائیں پیشہ ہنرمند مزدوری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bankak Thailand ضلع و ملک Thailand بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 6 کنال 10 لاکھ روپے (2) مکان 10 مرلہ 6 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Baht ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Maqbool Ahmad گواہ شد نمبر1۔ شاہد صدیق سلیمی ولد محمد صدیق سلیمی گواہ شد نمبر2۔ قمر احمد محمود ولد چوہدری عبدالحئی

مسل نمبر123643 میں Naveed Janjua

ولد Nazir Ahmad قوم جنجوعہ پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Laeast ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5ہزار Us Dollar ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Naveed Janjua گواہ شد نمبر1 Nadeem Ahmad S/o Nazir Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Ramzan Jattala S/o Mohammad Ikram Ul Haq Jattala

مسل نمبر123644 میں Mubashara Ahmed

زوجہ Zahid Ahmad قوم .... پیشہ استاد عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Plantsville ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 581 گرام 22 ہزار 69 Us Dollar اس وقت مجھے مبلغ 250 Us Dolll ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mubashara Ahmed گواہ شد نمبر1۔ Zahid Ahmed S/o Majid Ahmed گواہ شد نمبر2۔ Majid Ahmed S/o Mohammad Rafiq

مسل نمبر123645 میں Amtul Hayee Marim

بنت Abdul Ghafoor قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ny ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 240 Us Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amtul Hayee Marim گواہ شد نمبر1 Moh. Saqib Hosain گواہ شد نمبر2۔ Abdul Ghafoor

مسل نمبر123646 میں Mohamed Aashik

ولد Mohamed Anas قوم.... پیشہ ہنرمند مزدوری عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Negombo ضلع و ملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مئی 2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohamed Aashik گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Fazullah S/o Kaleem Ahmed گواہ شد نمبر2۔ Mohamed Fahim S/o Rafeeq

مسل نمبر123647 میں Aafiya Raffath

بنت Niyas Ahmed قوم.... پیشہ .... عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Negombo ضلع و ملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت Tempora ل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aafiya Raffath گواہ شد نمبر1 Niyas Ahmed S/o Mohammad Rasheed گواہ شد نمبر2۔ Mohammad Rahim S/o Rafeeq Ahamed

مسل نمبر123648 میں Fathima Bee Bee

زوجہ Aslam Ahmed قوم.... پیشہ خانہ داری عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pasyala ضلع و ملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2010 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fathima Bee Bee گواہ شد نمبر1۔ Mohamed Arshad S/o Mohamed Moujood گواہ شد نمبر2۔ Aslam Ahamed S/o Mohamed Ubaidullah

مسل نمبر123649 میں Aslam Ahamed

ولد Mohamed Ubaidullah قوم .... پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pasyala ضلع و ملک سری لنکا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2008ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 ہزار سری لنکن روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Aslam Ahamed گواہ شد نمبر1 Mohamed Fahim S/o Rareek Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Mohamed Arshad S/o Mohamed Moujood

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم نعمان احمد صاحب مربی سلسلہ جھنگڑ حاکم والا ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجیب الرحمٰن ولد مکرم رائے محمد افضل صاحب جھنگڑ حاکم والا نے 10 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اب اللہ کے فضل سے ترجمہ سیکھ رہا ہے۔ مورخہ 5 جولائی 2016ء کو بیت الذکر جھنگڑ حاکم والا میں تقریب آمین ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ اپرنٹس نرسز

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ کی تربیت کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احمدی طلباء و طالبات جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مورخہ 15/اگست 2016ء تک ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کے نام ارسال کریں۔ درخواستیں مکمل ایڈریس بمع فون نمبر اور صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ تعلیم میٹرک فرسٹ ڈویژن/ ایف اے/ ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہو۔ لیکن میٹرک سائنس کے ساتھ کیا ہو۔ اسناد اور ''ب'' فارم یا شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ لف کریں۔ عمر کی حد زیادہ سے زیادہ 20 سال ہے۔ ان شرائط پر پور اترنے والے طلباء اور طالبات کا انگریزی B پیپر کا تحریری امتحان ہوگا۔ کامیابی کی صورت میں زبانی انٹرویو ہوگا۔ نرسنگ کورس تین سال پر محیط ہوگا۔ دوران ٹریننگ وظیفہ بھی ملے گا اور کسی طالب علم کو دوسرے امتحان جیسا کہ بی اے/ ہومیو پیتھی کورس وغیرہ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اللہ رکھا گوندل صاحب مرحوم مورخہ 22 جون 2016ء کو بعمر 98 سال وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری اللہ رکھا بھنڈر صاحب نمبردار 98 شمالی کی بیٹی اور حضرت چوہدری نتھے خاں بھنڈر صاحب نمبردار 98 شمالی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ 23 جون کو مقامی طور پر نماز جنازہ مکرم طارق عباسی صاحب مربی سلسلہ 99 شمالی نے پڑھائی۔ 24 جون کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز جمعہ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ آپ سخی، مہمان نواز، ہمدرد، خلافت احمدیہ کی اطاعت گزار، پارسا، بچپن سے ہی پنجگانہ نماز کی پابند اور جوانی سے ہی نماز تہجد کی عادی تھیں۔ مالی قربانی میں خوشی سے حصہ لیتیں۔ قرآن کریم سے محبت تھی تلاوت باقاعدگی اور شوق سے کرتیں۔ ربوہ کے جلسہ سالانہ میں تیاری کے ساتھ بچوں کو لے جاتیں اور دیسی سوغات تیار کر کے لے جاتیں جو ملک کے دیگر مقامات سے آنے والے رشتہ دار مہمانوں میں تقسیم کرتیں۔ ساس سسر کی پیرانہ سالی میں بڑی خدمت کی ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اچھے انداز میں کی اور انہیں قابل بنایا۔ آپ نے پڑپوتوں، پڑنواسوں کو دیکھا۔ مرحومہ کی اولاد میں تین بیٹے مکرم بشارت احمد گوندل صاحب جرمنی، مکرم داؤد احمد گوندل صاحب چک نمبر 99 شمالی سرگودھا، مکرم سعید احمد گوندل صاحب چک نمبر 99 شمالی سرگودھا، چار بیٹیاں مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری کرامت اللہ بھنڈر صاحب نمبردار 98 شمالی، مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکرم ساہی صاحب مرحوم ربوہ، مکرمہ امۃ الرؤف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم انوار الاسد واہلہ صاحب مرحوم چک 40 جنوبی سرگودھا اور مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خالد محمود صاحب مرحوم چک 36 جنوبی سرگودھا سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے، ورثاء کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ ضیاء اللہ صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر دفتر تحریک جدید ربوہ ولد مکرم شیخ محمد بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 22 جون 2016ء کو اپنے مولیٰ و خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے کروائی۔ مرحوم والد صاحب ربوہ آنے والے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ ربوہ آباد کرنے والے دوسرے قافلے میں شامل تھے۔ والد محترم قادیان سے دفاتر کے کارکن تھے۔ تحریک جدید دفتر کمیٹی آبادی میں قریباً 53 سال خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے خاص محبت رکھنے والے، خدا ترس اور بنی نوع کی خدمت کرنے والے انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں 2 بیٹے اور 5 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

اس صدمہ کی گھڑی میں خاکسار کے خاندان سے کثیر تعداد احباب نے بالمشافہ حاضر ہونے کے علاوہ بذریعہ فون ملک و بیرون ملک سے تعزیت کی ہے۔ بذریعہ الفضل خاکسار تمام اہل خاندان کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆☆

نابینا افراد کیلئے مفید کام

احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔ مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

22 جولائی 2016ء

12:30 am	جرمن سروس Live
1:35 am	فیتھ میٹرز
2:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس
4:00 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
4:55 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:00 am	حضورانور کے اعزاز میں ناگویا جاپان میں استقبالیہ تقریب 9 نومبر 2013ء
7:00 am	سپینش سروس
7:55 am	پشتو مذاکرہ
8:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس
12:00 pm	حضورانور کا دورہ مشرق بعید 18 دسمبر 2013ء
12:45 pm	خلافت قدرت ثانیہ
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	سیرت النبی ﷺ
7:35 pm	Shotter Shondhane بنگلہ سروس
8:40 pm	خلافت قدرت ثانیہ
9:20 pm	خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضورانور کا دورہ مشرق بعید

23 جولائی 2016ء

12:05 am	سیرت النبی ﷺ
12:40 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:05 am	حضورانور کا دورہ مشرق بعید
6:35 am	براہین احمدیہ
7:10 am	خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ کینیڈا 28 جون 2008ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	میدان عمل کی کہانی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضورانور کا جلسہ سالانہ کینیڈا سے خطاب

☆............☆............☆

سمیع سٹیل انڈسٹریز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

کامدار لہنگا، شرارہ، میکسی، فراک، گاؤن، کرتہ دوپٹہ، ساڑھی کامدار، ساڑھی پرنٹ، جامہ ور کرتہ دوپٹہ نیز کامدار ورائٹی آرڈر پر تیار کی جاتی ہے۔
تمام پیور شفون برانڈ ماریہ بی، کرزمہ، عاصم جوفہ، ازنک، مینا حسن، ثوبیہ نذیر، براق، نومی انصاری اوریجنل دستیاب ہیں۔
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
رابطہ نمبر: 0333-9793375

بقیہ از صفحہ 1 محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی وفات

محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ عمدہ اوصاف کی مالک تھیں۔ بہت ہنس مکھ، خوش اخلاق اور ملنسار تھیں۔ بڑی صبر وشکر کرنے والی خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ نظام جماعت اور سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھتیں۔ نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کرتی تھیں۔ بڑی دعا گو، تہجد گزار اور عبادت میں بہت شغف تھا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں، غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ آپ کی بیٹی صاحبزادی امۃ الحسیب بیگم صاحبہ کو آپ کی بیماری کے دوران آپ کی خوب خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ نے بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر وشکر اور حوصلے سے گزارا۔

مرحومہ کی اولاد میں آپ کے 2 بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد طارق صاحب سابق امیر جماعت جہلم حال مقیم اسلام آباد، محترم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب داماد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مقیم لندن اور ایک بیٹی محترمہ امۃ الحسیب بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت ربوہ ہیں۔ نیز 3 پوتے، 4 پوتیاں اور 3 نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے نیز آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پودینہ

پودینہ نظام ہضم سے متعلق امراض میں مفید ہے غذا کو ہضم کرتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے بھوک لگاتا ہے پیٹ پھولنا، درد ہونا، کھٹی ڈکاریں آنا، جی متلانا اور قے جیسی شکایتوں میں فائدہ مند ہے۔ پودینہ خون سے فاسد مواد کو خارج کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ یرقان میں بھی پودینہ استعمال کرایا جاتا ہے جن لوگوں کو جی متلانے یا قے آنے کی شکایت ہو یا جگر کا فعل سست ہو اس کے سبب بھوک اچھی طرح نہ لگتی ہو، رنگت زرد رہتی ہو یا ان عوامل کے سبب خون کا دباؤ (بلند فشار خون) بڑھ جاتا ہو ان کے لئے یہ جوشاندہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اسہال (دست آنا) اور ہیضہ میں پودینہ کے پتوں کو نمک لگا کر کھانا یا اس کی چٹنی کا استعمال مفید ہے اور اس کا جوشاندہ بھی اچھی تدبیر ثابت ہوا ہے۔

پودینے کی چائے دوائی کے لحاظ سے بہت مفید ہے اس کا استعمال بدہضمی، کھانسی، زکام میں کیا جاتا ہے دن بھر کی تھکن ختم کر دیتی ہے گیس کی شکایت ختم اور آنتوں کو صاف کرتی ہے بہت لذیذ اور خوشبودار ہوتی ہے نظام ہضم کی اصلاح کرتی ہے متلی کی صورت میں تھوڑا سا لیموں کا رس ملالیں پودینہ کی چائے سانس کی نالی کی سوجن، برونکائٹس، دردسر اور کھانسی زکام میں مفید ہے۔ جس سے سانس میں ناگوار بو کی شکایت ختم ہو جاتی ہے۔

(سنڈے میگزین یکم مئی 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 16 جولائی

طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:11
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:17
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 جولائی 2016ء

6:05 am	حضورانور کے اعزاز میں بیت المقیت نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب
7:15 am	خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	جامعہ احمدیہ جرمنی کا کنونشن 17۔اکتوبر 2015ء
2:00 pm	سوال وجواب
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

سٹار جیولرز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

طاہر آٹو ورکشاپ اینڈ رینٹ اے کار
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
فون: 0334-6360782,0334-6365114

FR-10